کر رہا ہے۔ اور پاک افواج کبھی بھی ملکی مفاد کے خلاف قدم نہیں اٹھائے گی۔ انہیں معلوم ہے کہ پاکستان کا صحیح خیر خواہ کون ہے۔ اور سعودیہ کس طرح پاکستان کی معاشی ترقی میں مددگار ہے اور کڑے وقت میں وہ کس طرح پاکستان کی اخلاقی مالی سیاسی معاونت کرتا ہے۔ جبکہ ایران ہمیشہ پاکستان کے مفادات کو نقصان پہنچاتا رہا ہے اور کبھی بھی کسی سطح پر پاکستان کی مدد نہیں کرتا۔ حتیٰ کہ کشمیر کے مسئلہ پر یہ ہمیشہ انڈیا کے موقف کی تائید کرسکتے۔ بلکہ 2002ء میں ایران نے انڈیا کے ساتھ دفاعی معاہدہ کیا ہے۔ پاکستان کی افواج محبّ وطن اور اسلام سے گہری وابستگی رکھتی ہیں وہ حرمین شریفین کی طرف اٹھنے والی ہر آنکھ پھوڑ دیں گے اور اس کے تحفظ کے لیے جانوں کے نذرانے دینے میں فخر محسوس کریں گے۔ پاکستان اور سعودیہ کا روز اول سے رشتہ ہے جو کبھی ختم نہیں ہوسکتا۔ سرشام مختلف چینلوں پر بیٹھ کر بک بک کرنے والے یہ مذہبی بونے اور سیاسی یتیم خود ذلیل ورسوا ہونگے اور پاکستان اپنا اخلاقی' قانونی' شرعی اور عسکری حق ادا کر کے دنیا اور آخرت میں سرخرو ہوگا۔ ان شاء اللہ

سبق آموز سانحہ! یوحنا آباد

دنیا میں پاکستان کی اصل شناخت اس کی اسلام سے گہری اور جذباتی وابستگی ہے نام نہاد دانشور اور کالم نگار کوشش کریں کہ پاکستان کو لبرل یا سیکولر ثابت کریں مگر وہ پاکستانیوں کے دلوں سے اسلام کی محبت نہیں نکال سکتے ان کے دلوں میں ایسی چنگاری ہے۔ کہ جب کبھی وہ اسلام یا اس کے شعار کی توہین ہوتی دیکھیں تو پھر انہیں کسی رہنما یا رہنمائی کی ضرورت نہیں رہتی۔ وہ خود ہی فیصلہ کرتے ہیں اور اپنے ایمانی حرارت سے جونہی کو خاکستر کر کے چھوڑتے ہیں۔ یہ قابل قدر جذبہ ہے جسے تربیت کے سانچے میں ڈالنے کی ضرورت ہے۔ تاکہ یہ ایمانی قوت سلامت رہے۔ اور بوقت ضرورت ہی کام آئے۔ پاکستان اگرچہ اکثریتی مسلمانوں کا وطن ہے۔ لیکن اس میں غیر مسلم بھی آباد ہیں۔ جن میں اکثریت عیسائیوں کی ہے۔ جو پوری آزادی اور حریت کے ساتھ زندگی بسر کر رہے ہیں۔ انہیں اپنے سکولز کالجز اور یونیورسٹیاں بنانے چلانے کی کھلی آزادی ہے انہیں ہسپتال اور رفاہ عامہ کے کام کرنے کی کھلی چھٹی ہے انہیں کاروبار کرنے سرکاری

ملازمتوں میں اپنا کوٹہ حاصل کرنے کے مواقع میسر ہیں۔ سیاسی میدان میں جوہر دیکھانے کے لئے پاکستان سے بہتر ملک انہیں کبھی میسر نہیں آ سکتا۔ جہاں انہیں دوھری نمائندگی کا حق حاصل ہے یہ اقلیت میں ہوتے ہوئے۔ اپنے مخصوص نمائندے بھی منتخب کرتے ہیں جبکہ عام انتخاب میں بھی اپنے ووٹ کا بھرپور استعمال کرتے ہیں۔ دنیا میں کسی اقلیت کو یہ دوھرا حق حاصل نہیں پاکستان کے ہر بڑے شہر کے نمایاں مقامات پر ان کے چرچ موجود ہیں۔ اور اپنی عبادت' مذہبی رسومات اور تہواریں پوری مذہبی جوش وجذبے کے ساتھ مناتے ہیں انہیں حکومت کی سرپرستی کے ساتھ عالمی فلاحی تنظیموں NGOS کا بھی بھرپور تعاون حاصل ہوتا ہے انہیں اقلیت ہونے کے ناطے ذرائع ابلاغ میں بھی نمایاں کوریج ملتی ہے اور معمولی معمولی واقعات وحادثات کو جلی سرخیوں کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔ پاکستان کے سیاسی حلقے سول سوسائٹی حتی کہ بعض مذہبی جماعتیں بھی مکمل ہمدردی کے ساتھ پیش آتی ہیں اوران کی ترجمانی کا حق ادا کرتی ہیں۔

پاکستان گذشتہ تین دھائیوں سے بدامنی' لاقانونیت اور دہشت گردی کا شکار ہے آئے دن وطن دشمن عناصر مختلف جگہوں کونشانہ بناتے ہیں جن میں مساجدامام بارگاہوں' سرکاری اور غیر سرکاری عمارتوں اور امن وامان قائم کرنے والی ایجنسیوں کے ٹھکانے بھی شامل ہیں حتی کہ پشاور میں آرمی سکول میں 150 سے زائد معصوم بچوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا گیا اور اب تک ہزاروں لوگ جن میں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ لقمہ اجل بن چکے۔ جس پر تمام طبقات افسوس کا اظہار کرنے کے ساتھ شدید مذمت کرتے رہے۔ اور حکومت مجرموں کے تعاقب میں رہتی۔ لیکن ان سینکڑوں دلخراش واقعات پر کبھی بھی ایسا شدید ردعمل نہیں آیا۔ کہ کسی بے گناہ کو پکڑ کر تشدد کا نشانہ بنایا یا قتل کیا ہو یا اسے زندہ جلا دیا گیا ہو۔

سانحہ یوحنا آباد بھی بلاشبہ دہشت گردی کا واقعہ ہے جس کی تمام حلقوں نے نہ صرف مذمت کی۔ بلکہ اقلیتی برادری کے ساتھ پوری ہمدردی کا اظہار کیا اور مجرموں کو پکڑ کر قرار واقعی سزا دینے کا مطالبہ کیا لیکن اس وقت بہت ہی تعجب اور افسوس ہوا۔ جب اقلیتی فرقے سے تعلق رکھنے والے نوجوانوں کی بہت بڑی تعداد نے بلوائیوں کا روپ دھار لیا۔ اور اشتعال انگیزی میں تمام

حدیں پار کر گئے۔لوگوں اور سرکاری املاک کو شدید نقصان پہنچایا۔اوراس فساد کا المناک اور دلخراش واقعہ دو بے گناہ مسلمان نوجوانوں کا بے دردی سے نہ صرف قتل ہوا بلکہ ان کی میتوں کی کھلے عام بے حرمتی کی گئی اور مصدقہ اطلاعات کے مطابق چھ گھنٹے تک ظلم وزیادتی کا بازار گرم رکھا گیا۔جہاں انہیں آگ میں جلایا وہاں ان کے سوختہ لاشوں کو ڈنڈوں سے پیٹا گیا۔اور پھر سرعام لٹکا دیا گیاانا للہ وانا الیہ راجعون یہ منظر اکثر چینلوں پر دکھایا گیا۔اوراس کے ساتھ سوشل میڈیا پر پھیلا دیا گیا اس میں ایسے مناظر بھی ہیں جنہیں کوئی صاحب دل دیکھ نہیں سکتا۔اس سانحے کے چند ایک سبق آموز پہلو ہیں۔

(1) اقلیتی فرقے کے اس بیہمانہ سلوک اور نامناسب رویے کے باوجود کسی جگہ مسلمان مشتعل نہیں ہوئے۔اور نہ ہی ردعمل کے طور پر انہوں نے مار دھاڑ کی۔نہ ہی کسی اقلیتی شہری کو نقصان پہنچایا بلکہ نہایت صبر وتحمل کے ساتھ خون کے آنسو بہا کر خاموش رہے۔

مقام شکر ہے کہ مسلمانوں کے اس مثبت رویے سے ہم بہت بڑے حادثے سے محفوظ رہے اگر خدانخواستہ مسلمانوں میں اشتعال آجاتا۔تو شائد تاریخ پاکستان میں ایک نہایت المناک حادثہ جنم لیتا۔

(2) تمام سیاسی دینی مذہبی جماعتوں اور تنظیموں نے قانونی اور اخلاقی راستہ اختیار کیا۔اور پرامن طریقے سے حکومت سے مطالبہ کیا کہ وہ اس المناک حادثے کا فوری نوٹس لے اور مجرموں کو پکڑ کر قانون کے کٹہرے میں لائے کسی کو مشتعل کیا اور نہ ہی خود مشتعل ہوئے۔بلاشبہ تمام جماعتوں نے نہایت بالغ نظری کا مظاہرہ کیا جو کہ قابل تحسین ہے۔

(3) اس دلخراش حادثے پر پولیس کا مجرمانہ کردار بہت سے سوالوں کو جنم دیتا ہے۔چھ گھنٹے تک بلوائی مار دھاڑ کرتے رہے اور پولیس محض تماشائی کا کردار ادا کرتی رہی۔حالانکہ اگر پولیس بروقت کارروائی کرتی تو اتنا بڑا نقصان ہرگز نہ ہوتا۔نہ معلوم موقعہ پر موجود پولیس نے اپنی مدد کے لئے مزید کمک طلب کیوں نہ کی اور بلوائیوں کو دو بے گناہ نوجوانوں کو قتل کر کے اور آگ میں جلا کر بربریت اور وحشی پن کا مظاہرہ کرنے کا موقعہ خود کیوں فراہم کیا۔ہم پولیس کے ساتھ حکومت وقت

کو بھی برابر کا مجرم سمجھتے ہیں جنہوں نے دو دن تک اقلیتی فرقے کو اشتعال انگیزی کا موقعہ دیا۔ اور کروڑوں کی املاک جلا کر خاکستر کر دی گئیں۔ کیوں بروقت کارروائی سے ان کا راستہ نہ روکا۔ اور تحقیق کر کے غفلت کے مرتکب عناصر کو گرفتار کیوں نہیں کیا۔ بعد از مرگ ان مرحومین کے گھر والوں سے محض رسمی تعزیت سے مسئلہ حل نہیں ہوتا۔ بلکہ آئندہ ایسے مجرموں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔

(4) اقلیتی فرقے کے مذہبی پیشوا اور سیاسی زعماء کہاں تھے۔ کیوں انہوں نے اپنا کردار ادا نہیں کیا اور دور بیٹھ کر اس افسوسناک واقعہ کا مشاہدہ کرتے رہے۔ حالانکہ انہیں فوراً موقعہ پر پہنچ کر مشتعل لوگوں کو سمجھانا چاہیے تھا تاکہ دشمن کی چال کو ناکام بنایا جاتا۔ لیکن افسوس کہ تمام مذہبی اور سیاسی رہنما اپنا کردار ادا کرنے میں ناکام رہے ہیں۔

(5) اس المناک سانحہ کی گرد چھٹنے کے بعد مختلف ویڈیوز کے ذریعے مجرموں کی تلاش جاری ہے اگرچہ ایک خبر کے مطابق ان میں سے کچھ افراد پکڑے گئے ہیں۔ لیکن حکومت کے لیے یہ سانحہ ایک چیلنج اور کڑا امتحان ہے۔ کہ وہ تمام مجرموں کو فوراً پکڑے اور قانون کے دائرے میں مقدمہ چلائے۔ اور عدل وانصاف کے مطابق انہیں سزا دلوائے۔ تاکہ دوسروں کے لیے عبرت کا سامان بنیں اور آئندہ کسی کو یہ جرات نہ ہو۔

پاکستان میں عدالتی کارروائی سست روی کا شکار ہے جس کی وجہ سے مقدمہ طویل مدت تک چلتا ہے اور اپنی اہمیت کھو دیتا ہے بلکہ لوگوں کو الٹا مجرموں کے ساتھ ہمدردی ہو جاتی ہے۔ اس لیے ایسے تمام مقدمات بھی فوجی عدالتوں میں جانے چاہئیں تاکہ جلد از جلد فیصلہ ہو۔ اور مجرم اپنے کیے کی سزا پا سکیں۔ کیونکہ یہ بھی مذہبی دہشت گردی ہے۔

ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ وہ پولیس کی صحیح تربیت کرے۔ اور ایسے حادثات میں ان کا کردار متعین کرے۔ تاکہ فوری کارروائی سے بڑے حادثات سے بچا جا سکے۔ اور وقت ضائع کیے بغیر کارروائی کرے۔ امید کرتے ہیں کہ حکومت ہماری معروضات پر غور کرے گی، اور بہتر منصوبہ بندی کرے گی۔ تاکہ آئندہ کسی ایسے سانحہ سے بچا جا سکے۔